Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

لاہور

تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل لاہور

الفضل

فی پرچہ ۱ر

یوم :- پنجشنبہ

۲۴ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۲۳ تبوک ۱۳۳۳ھش - ۲۳ ستمبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۵۸

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۲ ستمبر (بذریعہ تار) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بائیں گھٹنے میں نقرس کا شدید دورہ شروع ہو گیا ہے۔ بخار درد۔ بے چینی اور بے خوابی کی بھی شکایت ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ؛

لاہور ۲۲ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت میاں صاحب کی طبیعت کل سے خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ البتہ قبض کی شکایت ہے اور نبض بھی تیز ہے۔

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ؛

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی امریکہ روانہ ہو گئے۔

آپ واشنگٹن میں فوجی و اقتصادی معاملات اور باہمی مفاد کے دوسرے مسائل کے بارے میں امریکی حکام سے بات چیت کرینگے

کراچی ۲۲ ستمبر وزیر اعظم مسٹر محمد علی امریکہ جانے کے لئے آج صبح کراچی سے لنڈن روانہ ہو گئے ان کے ساتھ بیگم محمد علی اور وزارت خارجہ کے جوائنٹ سکوٹری مسٹر ایس کے دہلوی گئے ہیں۔ پاکستان کی بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خاں اور کابینہ کے سکرٹری مسٹر عزیز احمد واشنگٹن میں وزیر اعظم سے جا ملیں گے۔ ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے مسٹر محمد علی نے کہا میں واشنگٹن میں امریکی حکام سے فوجی اور اقتصادی معاملات کے علاوہ باہمی مفاد کے دوسرے مسائل پر بھی بات چیت کرونگا

انہوں نے کہا میں ۱۴ اکتوبر کو واشنگٹن پہنچونگا واشنگٹن جانے سے پہلے میں آغا خان سے ملنے بھی جاؤں گا۔

مجلس دستور ساز میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کی منظوری کے متعلق وزیر اعظم نے کہا کہ اس اہم کام سے فارغ ہونے کے بعد اب حکومت ان دوسرے مسائل کی طرف توجہ دے سکے گی جو ملک کو درپیش ہیں۔ آپ نے کہا مجھے امید ہے۔ کہ ان مسائل کو کامیابی سے حل کر لیا جائے گا ؛

مشرقی پاکستان سے پٹ سن کی دو لاکھ سے زیادہ گانٹھوں کی برآمد

ڈھاکہ ۲۲ ستمبر پچھلے مہینے مشرقی پاکستان سے پٹ سن کی دو لاکھ سے زیادہ گانٹھیں چاٹگام اور چالنا کی بندرگاہوں سے باہر بھیجی گئیں۔ ان میں سے ایک لاکھ ۳۲ ہزار ۴۳ سو بیتالیس گانٹھیں چالنا کی بندرگاہ سے اور ستر ہزار گانٹھیں چاٹگام سے بھیجی گئیں ؛

انڈونیشیا کے وزیر اعظم نئی دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ انڈونیشیا کے وزیر اعظم مسٹر علی ساستروامی جوجو چار دن کے دورہ پر آج صبح نئی دہلی پہونچے ؛

پاکستانی ہواباز کسی دوسرے ملک کے ہوابازوں سے کم نہیں (کینن)

کینبرا ۲۲ ستمبر۔ پاکستانی فضائی فوج کے کمانڈر انچیف ایر وائس مارشل کینن نے جو آجکل آسٹریلیا کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں کہا ہے کہ پاکستان کے تربیت یافتہ ہواباز بڑے اچھے پائلٹ بن گئے ہیں۔ اور اب وہ کسی دوسرے ملک کے ہوابازوں سے کم نہیں۔

مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان سونا لانے لے جانے کی ممانعت

کراچی ۲۲ ستمبر حکومت پاکستان نے مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان سونا لانے اور لے جانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اس حکم کا نفاذ فوری طور پر ہوگا۔ اب صرف سٹیٹ بنک آف پاکستان کی اجازت سے مشرقی پاکستان سے مغربی پاکستان اور مغربی پاکستان سے مشرقی پاکستان سونا لایا اور لے جایا جا سکتا ہے ؛

پاکستانی مسافروں پر قرنطینہ کی پابندی

سائیگاؤں ۲۲ ستمبر۔ ویت نام کی حکومت نے ہیضے کی وجہ سے چاٹگام کی بندرگاہ سے آنے والے مسافروں پر قرنطینہ کی پابندی لگا دی ہے

فرانسیسی کمانڈر کی ہندچینی کو روانگی

پیرس ۲۲ ستمبر۔ ڈین بن فو کے محاصرہ کے وقت فرانسیسی فوجوں کے کمانڈر آج پیرس سے ہندچینی روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ ان فرانسیسی قیدیوں سے ملاقات کریں گے۔ جو ان کے ساتھ قید تھے۔ اور انہیں انعام دیں گے

برطانیہ نے لاؤس سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ برطانیہ نے لاؤس سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز کمبوڈیا اور ویٹ نام کے قونصل خانوں کا درجہ بڑھا کر سفارت خانوں کا درجہ دیا جا رہا ہے

ڈھاکہ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس

کراچی ۲۲ ستمبر۔ گورنر جنرل نے ڈھاکہ ہائی کورٹ کے جسٹس امیر الدین کو قائمقام چیف جسٹس مقرر کیا ہے۔ انہیں سر تھامس ایلس کی جگہ مقرر کیا گیا ہے۔ جو مشرقی بنگال کے قائمقام گورنر مقرر کئے گئے ہیں ؛

سفینۂ نصرت کراچی پہنچ گیا

کراچی ۲۲ ستمبر۔ حاجیوں کا جہاز سفینۂ نصرت آج صبح جدہ سے کراچی پہنچ گیا۔ اس جہاز میں ۵۴۰ حاجی آئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ ہندوستانی پارلیمنٹ نے ایک بل پاس کیا ہے۔ جس کی رو سے حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ مغربی پاکستان سے آنے والے پناہ گزینوں کو معاوضہ ادا کرنے کے لئے مسلمانوں کی چھوڑی املاک کو اپنے قبضہ میں لے لے۔

ہندوستان عالمی بنک کے زیر اہتمام مزید بات چیت کا خیر مقدم کرے گا

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان عالمی بنک کے زیر اہتمام نہری پانی کے جھگڑے کے تصفیہ کے لئے مزید بات چیت کا خیر مقدم کرے گا۔ اس جھگڑے کی تازہ صورت حال کے متعلق ہندوستان اور عالمی بنک کے حکام کے درمیان خط وکتابت جاری ہے ؛

کومنتانگ بمباروں کی چین کی سرزمین پر بمباری

تائپیہ ۲۲ ستمبر۔ کومنتانگ کے بمباروں نے آج بھی جزیرہ ایموئے کے آس پاس چین خاص کی سرزمین پر بمباری کی۔ کومنتانگ کے حکام نے دعوے کیا ہے۔ کہ ان حملوں میں چین کی ۱۵ فوجی کشتیاں اور پانچ توپیں لگی ہوئی کشتیاں تباہ کر دی گئیں۔

وزیر اعظم جاپان کے دورۂ یورپ و امریکہ کی مخالفت

ٹوکیو۔ ۲۲ ستمبر۔ جاپان کی ایوان بالا کی امور خارجہ کی کمیٹی نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں وزیر اعظم جاپان مسٹر یوشیدا پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ یورپ و امریکہ کا مجوزہ دورہ منسوخ کر دیں۔ پچھلے دنوں ایوان زیریں کی امور خارجہ کی کمیٹی نے بھی اسی قسم کی قرارداد منظور کی تھی ادھر جاپان کی چار مخالف جماعتوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ مسٹر یوشیدا کی کیبنٹ کو روانگی سے پہلے ان کے اس سفر کے خلاف مظاہرے کریں گی ؛

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۴۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ضروری اعلان

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ میں یہ شکایات بار بار موصول ہو رہی ہیں۔ کہ حساب داران و چندہ دہندگان کو صیغہ ہذا کی طرف سے جاری کردہ رسیدات و کوپن نہیں پہنچتے۔ میں نے ہر ایسی شکایت کے موصول ہونے کے بعد اپنے دفتر کے متعلقہ ریکارڈ کی پڑتال کی ہے۔ مجھے سوائے ایک معاملے کے اور کہیں بھی دفتر کی غلطی معلوم نہیں ہوئی۔ اور وہ غلطی بھی چندہ دہندگی کی طرف سے غلط تفصیل بھجوانے کی وجہ سے تھی۔

جو رسیدات ہم تیار کرتے ہیں۔ ان کا اندراج دو جگہوں پر ہوتا ہے۔ دونوں جگہوں پر ایسے کوپنوں کے اندراجات پائے گئے ہیں۔ جن کے بارہ میں دوستوں کو یہ شکایات پیدا ہوئی تھیں کہ ان کو کوپن وغیرہ نہیں ملے۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری ڈاک پوسٹ کرنے کے بعد راستے میں ضائع ہو جاتی ہے۔ یا ٹکٹوں کو اتارنے کے لئے ہماری ڈاک کو ضائع کر دیا جاتا ہے۔ لہذا جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ ایسی شکایات کے سد باب کے لئے ہم نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ رسیدات وغیرہ بذریعہ بک پوسٹ بھجوانے کی بجائے بند لفافوں میں بھجوائی جائیں۔ چونکہ لفافوں پر ٹکٹ چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے اتارنے کا کم امکان ہے۔ نیز یہ بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ ربوہ کے ڈاک خانہ سے ڈاک ہمارے سامنے پوسٹ ہو۔

اگر آئندہ بھی احباب کو رسیدات وغیرہ کے بارہ میں اس قسم کی شکائت پیدا ہو۔ تو صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے متعلقہ ڈاک خانہ کو بھی شکائت کریں۔ کہ ہماری ڈاک ضائع ہو رہی ہے۔

نیز جملہ حساب داران و چندہ دہندگان کی اطلاع کے لئے یہ امر کئی بار بذریعہ اعلان واضح کیا جا چکا ہے۔ کہ اب ہر قسم کے چندہ جات و حساب داران کی رقوم کی وصولی کا کام محاسب کی بجائے افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے سپرد ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک نصف سے زیادہ وصول ہونے والی رقوم محاسب کے نام آ رہی ہیں۔ لہذا اب پھر جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تحریک جدید و صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہونے والی ہر قسم کی رقوم منی آرڈر، بیمہ جات، چیکس، ڈرافٹ، کیش سلپ، ٹی ٹی، ایم ٹی، دفتر صیغہ امانت وصول کرتا ہے۔ آئندہ تمام رقوم احباب افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے نام پر بھجوایا کریں۔

(خاکسار سعید احمد مانگیر افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صنعتی نمائش

وکالت تجارت تحریک جدید امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک صنعتی نمائش کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جماعت کے ایسے احباب سے جو کسی قسم کا صنعتی کاروبار رکھتے ہوں۔ درخواست ہے۔ کہ اگر وہ نمائش میں اپنی مصنوعات رکھنا چاہتے ہوں۔ تو وکالت تجارت کو اطلاع کریں۔ درخواست کے ساتھ مصنوعات کی نوعیت کی تفصیل آنی چاہیئے۔ اور یہ وضاحت ہونی چاہیئے کہ وہ خود مینوفیکچر کرتے ہیں۔ یا کسی دوسری فرم کے ایجنٹ ہیں۔

نمائش گاہ کھلے میدان میں قناتوں اور سائبان سے تعمیر کی جائے گی۔ شامل ہونے والے احباب کے لئے پلاٹ متعین کر دیئے جائیں گے۔ دکانوں کی تعمیر اور ان کی آرائش وغیرہ کا کام انہیں خود کرنا ہوگا۔

نمائش کے سلسلہ میں جو اخراجات ہوں گے۔ وہ شمولیت کنندگان سے بحصہ رسدی پیشگی وصول کئے جائیں گے ——— اپنی مصنوعات کو فروغ دینے کا بہترین موقع ہے جماعت کے صناعین کو اس سے پورا پورا فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔

(وکیل التجارت تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

مولوی غلام احمد صاحب ارشد کو کتب یا اخبارات خریدنے کے لئے سلسلہ نے مقرر نہیں کیا۔ وہ اپنی تجارت کے لئے کتب وغیرہ خریدتے ہیں۔ کوئی شخص ان کو اس وجہ سے مال نہ دے کہ وہ سلسلہ کے نمائندے ہیں۔ تجارتی طور پر بے شک ان کے پاس کتب یا اخبار فروخت کرے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں مگر وہ ان پر احسان ہوگا۔ سلسلہ پر نہیں۔

(ناظر امور عامہ)

الشرکۃ الاسلامیہ کے اغراض و مقاصد

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشائے مبارک کے ماتحت جاری کی گئی ہے۔ اور اس کمپنی کے قیام کا سب سے بڑا مقصد ہر قسم کا اسلامی لٹریچر تیار کرنا ہے۔ قرآن مجید کا صحیح ترجمہ اور تفسیر اور قرآن مجید کے مشکل مقامات کا حل اور دیگر علوم قرآنیہ کی اشاعت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات اور کتب احادیث کی طباعت۔ نیز بانی جماعت احمدیہ کے ملفوظات اور آپ کی تحریرات سے موجودہ مفاسد کا حل اور مغربی مصنفین کے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید پر اعتراضات کے جوابات۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور بزرگان امت محمدیہ کے سوانح اور قدیم مسلمانوں کے کارنامے اور اسلامی مسائل وغیرہ غرضیکہ ہر قسم کا اسلامی لٹریچر جو مسلمانوں کی عملی اور ثقافتی اور تمدنی ترقی کا باعث ہو۔ یہ کمپنی مہیا کرے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اسی طرح یہ کمپنی پچاس پچاس صفحات کے رسائل کا ایک سلسلہ شروع کرے گی۔ جن میں ایسے مسائل پر بحث ہوگی۔ مثلاً حقیقت یاجوج ماجوج۔ ہاروت ماروت کون تھے۔ قرآن مجید میں جنوں کا ذکر۔ قرآنی قسموں کی حقیقت وغیرہ۔

۲۔ ہر حصہ جو مبلغ ۱۰ روپے مالیتی کا ہے۔ فی الحال اس میں سے درخواست فارم کے ساتھ دو روپیہ اور تین روپیہ الاٹمنٹ کے لئے کل پانچ روپے کی ادائیگی کا مطالبہ ہے۔ باقی بھی پانچ پانچ روپے کی قسط ہوگی۔ جس کا بوقت ضرورت مطالبہ کیا جائے گا۔

۳۔ چونکہ کمپنی ایسا اسلامی لٹریچر تیار کرے گی۔ جو مسلمان بھائیوں کی ہدایت اور ترقی کا موجب ہوگا۔ اور غیر مسلموں پر اسلام کی حقانیت و صداقت ظاہر کرنے کا باعث ہوگا۔ اس لئے جو دوست اس کمپنی میں حصہ لیں گے۔ وہ یقیناً خدا تعالیٰ سے بھی اجر پائیں گے۔ کیونکہ ان کے روپیہ سے لوگوں تک دعوت حق پہنچے گی۔ علاوہ ازیں ہمیں امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ نفع سے بھی حصہ پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ دوستوں کو اس نیکی کے کام میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ آمین

جو دوست درخواست فارم حاصل کرنا چاہیں۔ وہ دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ ضلع جھنگ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(جلال الدین شمس ممبر بورڈ آف ڈائرکٹرز)

چندہ سالانہ اجتماع

جیسا کہ پہلے الفضل۔ خالد اور سرکلر لیٹر کے ذریعہ جملہ مجالس کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ ہمارا چودھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اپنی سابقہ روایات کے ساتھ ۵۔۶۔۷ نومبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ مرکزی دفتر اس سلسلہ میں اپنی تیاریاں کر رہا ہے۔ مگر اس کے لئے بیرونی مجالس کے بھی فرائض ہیں۔ جن کی ادائیگی کی طرف انہیں پوری توجہ دینی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں مرکزی اعلانات کا بغور مطالعہ کر کے ان کے مطابق عمل کرنا اور دفتر مرکزیہ میں اطلاعات بھجوانا ضروری ہے۔

دوسری سب سے اہم چیز اجتماع کا چندہ ہے۔ جس کے بغیر مرکز کام ہی نہیں کر سکتا۔ اب تو وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ جملہ مجالس کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اور جملہ خدام سے شرح کے مطابق چندہ اجتماع وصول کر کے ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہنا چاہیئے تا مرکز انتظام جاری رکھ سکے۔ بروقت روپیہ موجود نہ ہونے کی وجہ سے اکثر دفعہ زیادہ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ضروری ارشاد

"صدر انجمن احمدیہ میں تو روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو عادت پڑی ہوئی ہے۔ لیکن میں تحریک جدید کے لئے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنا روپیہ وہاں رکھیں۔ امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے۔ اور خدمت دین بھی ہے"۔

(انچارج امانت تحریک جدید)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ... تبوک ۱۳۳۳ ہش

282

عالمی حکومت

(۲)

کل ہم نے ان کالموں میں مشہور مفکر برٹرنڈ رسل کا عالمی حکومت کا تصور مختصراً پیش کیا تھا۔ اور بتایا تھا کہ خود برٹرنڈ رسل کے نزدیک ضروری نہیں۔ کہ یہ کامیاب ہو۔ مسٹر رسل کے شکوک و شبہات کی وجوہات بھی مختصراً بیان کر دی گئی تھیں۔ اس کے باوجود انہیں توقع ہے۔ کہ دنیا کے عوام تحفظ امن کے عادی ہو جائیں گے۔ اور جنگ پسند اقلیت بے اثر ہو جائے گی۔

آپ کے نظریہ کا انحصار سراسر مادی قوت پر ہے۔ یعنی اگر ایک ایسی عالمی حکومت قائم ہو جائے۔ جس کا ڈھانچہ فیڈریشن کے اصولوں پر ہو۔ جس کے پاس موثر فوجی طاقت ہو۔ جس کو دنیا کے تمام دھماکا خیز ذخیروں پر کنٹرول ہو۔ اور جو بین الاقوامی صلحناموں کی آخری واحد نگران بنا دی جائے تو آہستہ آہستہ دنیا "تحفظ امن" کی عادی ہو جائے گی۔ اور اس تباہی سے بچ جائیگی۔ جو گوناں گوں ہلاکت آفرین سامانوں کی ایجاد کی وجہ سے لازمی ہو گئی ہے۔

عالمی حکومت کا اس تصور کا جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ سراسر انحصار فائق مادی طاقت پر ہے۔ اور ہماری دانست میں یہی اسکی بنیادی کمزوری ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ایسی فائق عالمی حکومت کا مادی طاقت سے مسلح ہونا ضروری ہے۔ اور طاقت سے ہی ایک بڑی حد تک بے انصاف جنگجو اقوام کو حدود کے اندر رکھا جا سکتا ہے۔ مگر خالص مادی طاقت کا نظریہ خود عالمی حکومت کی بنیاد کو کمزور کر دیتا ہے۔ کیونکہ جو لوگ ایسی حکومت میں برسر اقتدار آئیں گے۔ ان کے قومی عزائم پر بند باندھنا کوئی آسان چیز نہیں

اس کا حال ہم موجودہ انجمن اقوام متحدہ سے معلوم کر سکتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ اس تنظیم کے چارٹر میں عدل و انصاف کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ تنظیم بھی محض پاور پالیٹکس کا شکار ہو کر رہ گئی ہے۔ بڑی بڑی طاقتور اقوام جس طرح چاہتی ہیں۔ اپنی نجی پالیسیوں کے مطابق اس کے عالمگیر اصولوں کا استعمال کرتی ہیں۔ اور کمزور اقوام کو طرح طرح کے طریقوں سے اپنی سیاسی پالیسی کا حاشیہ بردار بنا لیتی ہیں۔ اس طرح طاقتور اقوام اپنا کام نکال لیتی ہیں۔ لیکن اگر کسی کمزور قوم کے ساتھ خواہ کتنی ہی بے انصافی کیوں نہ ہو۔ اور خواہ وہ انجمن کی سٹیج پر کتنا ہی شور کیوں نہ مچائے۔ اس کی کوئی نہیں سنتا۔

اس سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں۔ کہ اگر کوئی ایسی عالمی حکومت معرض وجود میں لائی جائے۔ جس کے پاس فائق فوجی قوت ہو۔ تو اس حکومت کے کارگر اور موثر پرزے وہی اقوام ہوں گی۔ جن کے پاس مادی قوت دوسروں سے زیادہ ہے۔ اور اگر سوا مادی طاقت کے دنیا میں امن کے قیام کے لئے ہمارے پاس کوئی اور ذریعہ نہیں۔ تو یہ عالمی حکومت در اصل بڑی بڑی اقوام کے مفادوں ہی میں حرکت میں آیا کرے گی۔ اور چھوٹی چھوٹی اقوام نہ صرف نظر انداز کر دی جائیں گی۔ بلکہ وہ ان طاقتوں کے ہاتھوں میں اپنے اپنے منطقے کے اندر جو وہ طاقتیں باہم تقسیم کر لیں گی۔ ایسی اقوام بالکل غلامانہ حالت میں محبوس ہو کر رہ جائیں گی۔ اور اغلب ہے کہ ایسی عالمی حکومت جو یقیناً طاقتور اقوام کا مرغ دست آموز بن جائے گی۔ ان بڑی اقوام کے مفاد کے پیش نظر فوجی قوت کو کمزور اقوام کے صفحہ ہستی سے مٹانے میں استعمال کرے۔

سوال یہ ہے۔ کہ ایسی عالمی حکومت اگر دنیا کی مختلف اقوام پر باہم جنگ کرنے اور ہلاکت آفریں اسلحہ استعمال کرنے میں روک کا کام دے گی۔ تو خود ایسی حکومت پر کیا روک ہوگی۔ کہ ان میں سے بعض باہم سازباز کر کے یا انفرادی طور پر مادی قوت کا استعمال نہ کریں گے۔ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جس کا جواب نہ مسٹر برٹرنڈ رسل دے سکتے ہیں۔ اور نہ کوئی اور ایسا دانشمند زمانہ دے سکتا ہے۔ جو صرف مادی قوت پر انحصار رکھتا ہے۔

ہم نے صرف ایک ہی بنیادی چیز کو لیا ہے۔ اگر تھوڑا غور کیا جائے۔ تو مسٹر برٹرنڈ رسل کا یہ حسن ظن کہ دنیا آہستہ آہستہ "تحفظ امن" کی عادی ہو جائیگی۔ محض ایک صابن کا بلبلہ محسوس ہوگا۔ سوال عوام کا نہیں ہے۔ وہ تو شروع سے ہی امن پسند ہیں۔ سوال ان فرعونی اور نمرودی ذہنیتوں کا ہے۔ جو دنیا میں بے انصافی۔ ظلم و ستم خود پرستی اور غرور نفس کا نمونہ ہوتی ہیں۔ اور یہ واضح ہے کہ جب تک دنیا کا توازن قائم رکھنے کے لئے صرف مادی قوت ہی آخری معیار سمجھی جائے گی۔ ایسی ذہنیتوں کو بروئے کار آنے سے روکنے کے لئے سائنس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ اور جب تک یہ مادی قوت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں رہے گی۔ جو ان کی اخلاقی اور روحانی قوتوں کے منکر ہوں گے۔ اس وقت تک ان مادی طاقتوں کے ایسے استعمال کا خدشہ جس سے کبھی تمام دنیا فنا ہو جائیگی دور نہیں ہو سکتا۔

آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے قرآن کریم نے یہی اصول ان الفاظ میں پیش کیا تھا:۔

وان طائفتٰن من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احدھما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتیٰ تفیٓء الیٰ امر اللہ۔ فان فاءت فاصلحوا بینھما بالعدل و اقسطوا ان اللہ یحب المقسطین۔

یعنی اگر مومنوں کے دو گروہ باہم لڑ پڑیں۔ تو ان میں صلح کرا دو۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے۔ تو اس سے لڑو۔ جو زیادتی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف رجوع کرے۔ پھر اگر وہ رجوع کرے۔ تو دونوں میں عدل کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

یہ اصول یہاں اجمالاً پیش کیا گیا ہے۔ اس میں بھی طاقت کے استعمال کو ضروری سمجھا گیا ہے۔ مگر یہ طاقت کن لوگوں کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے اس کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔ ان لوگوں کے ہاتھ میں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔

حتیٰ تفیٓء الیٰ امر اللہ

جو عدل و انصاف کے ساتھ فریقین میں صلح کرائیں۔ اور یہ ایمان رکھتے ہوں کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ جب تک دنیا کی طاقتور اقوام اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لائیں۔ اور ایسی اقوام میں ایمان والوں کی اکثریت نہ ہو جائے۔ تاکہ خود مختلف اقوام جو عالمی حکومت کی فیڈریشن میں شامل ہوں۔ خدا پرست نمائندے عالمی حکومت میں بھیج سکیں۔ اور عالمی حکومت کا کاروبار ایسے منصف مزاج اور نیک بندوں کے ہاتھ میں نہ ہو۔ اس وقت تک عالمی حکومت کامیاب نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ڈر ہے کہ وہ ایک ایسا شیطانی عفریت بن کر نہ رہ جائے۔ جو اقوام اور افراد کے لئے لعنت ہو۔ اور انسانی زندگی ایسی پستیوں میں اتر جائے۔ کہ جہاں زندگی پر موت کو ترجیح دینا لازمی ہو جائے۔ دنیا کی اقوام میں ایسا انقلاب باغیانہ طریقوں سے نہیں لایا جا سکتا بلکہ اسی پر امن طریقے سے لایا جا سکتا ہے۔ جو قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے۔ یعنی

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔

بم کا مقابلہ بم سے نہیں۔ اس طرح تو یقیناً دنیا فنا ہو جائیگی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی صنعت کو ہرگز اس طرح فنا نہیں ہونے دیگا۔ بلکہ ان ہاتھوں کو جس میں بم ہے۔ اخلاقی اور روحانی قوت سے شل کر دینے سے ہی ایسا انقلاب لایا جا سکتا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوتیں بجائے لعنت کے رحمت بن جائیں۔

جماعت احمدیہ یہی انقلاب اسی طریقے سے لانے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ دنیا میں پہلے بھی ایسے انقلاب ہوتے رہے ہیں۔ یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں یقین ہے۔ کہ یہ انقلاب ہو کر رہے گا۔ اور اسی طریقے سے ہو کر رہے گا۔ جس کی طرف قرآن کریم نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔

ہمیں ان دلوں کو جو مادی طاقتوں کے گورکھ دھندوں میں الجھ گئے ہیں پھر اللہ کی طرف موڑنا ہے۔ اور اس صراط مستقیم پر لانا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے انسانی حیات کے ارتقاء کے لئے مقرر فرمائی ہے جس کی منزل لقاء اللہ ہے۔

بے شک یہ بہت بڑا کام ہے۔ اتنا عظیم کام ہے۔ کہ ابھی ہم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ تین سو سال میں یہ کام سرانجام پائے گا۔ جس میں سے پچاس ساٹھ سال گذر چکے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اس کے لئے شہد کی مکھیوں کی طرح کام کرے۔ اور یہ خیال نہ کرے۔ کہ ابھی اس محل کی بنیادی اینٹ رکھی گئی ہے۔ بلکہ اس محل کا تصور کرے۔ جو تیار ہونے والا ہے۔ شہد کا وہ عظیم الشان ذخیرہ جس سے دنیا متمتع ہوگی۔

(۱) گریجوایٹوں کیلئے ڈپلومہ سوشل ورک پنجاب یونیورسٹی

یہ دو سالہ پوسٹ گریجوایٹ کورس ۱۵ ؍ نومبر ۱۹۵۴ء سے شروع ہوگا۔ سابقہ تجربہ والے اور سوشل ویلفیئر میں دلچسپی رکھنے والے نان گریجوایٹ بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ ان کو سرٹیفکیٹ ملے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر بنام رجسٹرار ۱۰/۱۰/۵۴ تک طلب کی گئی ہیں۔ فارم دفتر رجسٹرار سے طلب ہوں۔ (سول لاہور ۱۷/۹/۵۴)

(۲) سرکاری دفاتر میں بطور اسسٹنٹ ترقی کے لئے امتحان

یہ امتحان ۲۳/۱۱/۵۴ کو شروع ہوگا۔ اس میں گورنمنٹ سروس کے تمام کلرک اور سٹینو جو ۸/۲/۵۴ تک پانچ سال خاطر خواہ خدمات سرانجام دے چکے ہوں۔ بیٹھ سکتے ہیں۔ مجوزہ فارم پر درخواستیں ۱۶/۱۰/۵۴ تک طلب کی گئی ہیں۔ فارم درخواست سیکرٹری پنجاب و سرحدی صوبہ پبلک سروس کمیشن لاہور سے چھ آنے کی ٹکٹیں بھیج کر طلب ہوں۔ سلیبس وغیرہ تفصیلات درخواست پر (سول لاہور)

(ناظر تعلیم و تربیت)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام جلسوں اور ملاقاتوں کے ذریعہ پیغامِ حق کی اشاعت

رپورٹ ہالینڈ مشن بابت ماہ مئی جون۔ جولائی ۱۹۵۴ء

از محترم غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ

ہالینڈ کے مختلف مقامات پر فضیلت اسلام پر کامیاب لیکچر۔ عید الفطر کی تقریب پر ہالینڈ کے متعدد مشہور اخبارات کے نمائندگان کی شرکت۔ درس القرآن میں نومسلمین کی دلچسپی۔ ڈچ ترجمۃ القرآن کی مقبولیت ؎

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغی جدوجہد کو حتی المقدور جاری رکھنے کی کوشش کی گئی۔ اگرچہ موسم گرما میں چھٹیوں وغیرہ کی وجہ سے جلسوں کا پروگرام موسم سرما کی طرح جاری نہیں رکھا جا سکتا۔ تاہم بعض مقامات میں تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔ اور انفرادی تبلیغ پر زیادہ زور دیا گیا۔ تبلیغی کارروائی کی مختصر روئداد ہدیہ ناظرین الفضل کی جاتی ہے۔ تا احباب اپنی دعاؤں میں ہالینڈ مشن کو یاد فرماتے رہیں۔

جلسہ جات

اس عرصہ میں دو تبلیغی جلسے ہیگ میں منعقد کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں میں حاضری بہت تسلی بخش تھی۔ ایک جلسہ میں ڈاکٹر ڈی یونگ نے "اسلام اور پروٹسٹنٹ ازم" کے موضوع پر تقریر کی۔ ڈاکٹر صاحب تقریباً ۷۸ سال کے ہیں۔ مگر تحریر و تقریر میں نوجوانوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ انہوں نے ترجمہ قرآن مجید کے کام میں بھی بہت مدد فرمائی تھی۔ ابھی تک بظاہر مسلمان نہیں ہیں۔ مگر اسلامی عقائد سے متفق ہیں۔ ان کا حلقۂ احباب بہت وسیع اور تعلیم یافتہ افراد پر مشتمل ہے۔ اپنے حلقہ میں بھی اسلامی عقائد کی اشاعت کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے مسئلہ جہاد پر بھی بحث فرمائی اور بتایا۔ کہ یورپ میں اسلامی تعلیم کے اس پہلو کے متعلق نہایت ہی غلط خیالات پھیلے ہوئے ہیں جس کی وجہ عیسائیوں کا صلیبی جنگیں کرنا اور مسلمانوں کا انہیں پسپا کر دینا ہے آپ نے بعض [illegible] تاریخی حوالہ جات سے ثابت کیا۔ کہ پروٹسٹنٹ مذہب کے حامیوں نے اکثر مسلمانوں کی حکومت میں اپنے کیتھولک مذہب کے ماننے والوں اور پوپ آف روم کے کارندوں کے حکومت اپنے پر ترجیح دی ہے۔ جب بھی دونوں میں سے ایک کو چننے پر مجبور ہوئے ہیں تو انہوں نے صاف الفاظ میں کہا ہے۔

"Liever Turk dan Paus" ہم ترکوں کو پوپ پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اگر اسلام اس قسم کے جہاد کی تعلیم دیتا۔ جیسا کہ یورپین مصنفین بیان کرتے رہے ہیں۔ تو پھر عیسائی ترکوں کو پوپ پر کسی صورت میں ترجیح نہ دیتے۔ پھر آپ نے صلیبی جنگوں کے زمانہ کے بعض مصنفین کے اقوال پیش کئے جن میں انہوں نے مسلمانوں کے حسن سلوک اور مذہب کے لئے قربانی اور اسلامی عبادت کی فضیلت کا اقرار کیا ہے۔

پھر آپ نے مختلف زمانوں کے مصنفین کے اسلام کے متعلق اقوال بیان کئے۔ اور ان کا موجودہ زمانہ کے عیسائی مصنفین کے اقوال سے مقابلہ کرتے ہوئے بتلایا کہ بہت سے غلط خیالات جو اسلام کے متعلق پھیلے ہوئے تھے۔ اب مصنفین آہستہ آہستہ ان سے رجوع کرتے جا رہے ہیں۔ اور بعض اس حد تک بھی پہنچ چکے ہیں۔ کہ وہ پیغمبر اسلام کو خدا کا نبی مانتے ہیں۔ اور ان کے کارناموں کا علی الاعلان ذکر بھی کرتے ہیں۔ پھر آپ نے اسلام کی تعلیم پر بھی روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ اسلام مذہبی امور میں عقل استعمال کرنے کا حکم دیتا ہے۔ وہ انسان کو مجبور نہیں کرتا بلکہ اس کی عقل کو منطقی دلائل سے احکام اسلام کا قائل کرتا ہے۔

تقریر کے ختم ہونے کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ حاضرین میں سے کئی اصحاب نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مختلف سوالات کئے۔ جن کے جوابات ڈاکٹر صاحب نے نہایت عمدگی سے دیئے۔

ایک اور جلسہ ہیگ میں منعقد کیا گیا۔ جس میں تقریر کا موضوع تھا "احکام شرعی کوئی بوجھ نہیں ہیں"۔ برادرم واجد فان کاودن (Van Kouwen) نے اس موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے نہایت ہی عالمانہ انداز میں اس مضمون پر بحث کی۔ اور بتلایا کہ تمام احکام جو شریعت اسلام نے دیئے ہیں۔ ان میں کسی قسم کا جبر نہیں پایا جاتا۔ بلکہ وہ انسانی عقل کو اپیل کرتے ہیں۔ اور عین فطرت انسانی کے مطابق ہیں۔ اسلام ہر حکم کی حکمت اور ضرورت پر بحث کرتے ہوئے بتلاتا ہے۔ کہ ان احکام پر عمل کرنے میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ اگر نماز پر ہی غور کیا جائے۔ تو آپ کو علم ہو جائے گا۔ کہ نماز انسانی فطرت کی آواز ہے۔ اسلام روح و جسم کو ایک دوسرے کے متخالف قرار نہیں دیتا۔ بلکہ دونوں میں ایک لطیف تعلق بتلاتا ہے۔ اور بتلاتا ہے۔ کہ روح دراصل اسی جسم کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے۔ جس میں اس کی بود و باش ہے۔ اس لئے ہم یہ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ صرف ایسے احکام دینے سے انسان روحانی ترقی کر سکتا ہے۔ جن کا تعلق محض جسم سے ہو۔ یا صرف روح سے بلکہ ایسے احکام ہی فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔ جو جسم و روح دونوں کو مدنظر رکھ کر دیئے گئے ہیں۔ دونوں میں توازن کا قائم رکھنا ضروری ہے۔ اور اسلام اس پر خاص روشنی ڈالتا ہے۔ اگر توازن قائم نہ رکھا جائے۔ تو انسان کی زندگی محال ہو جاتی ہے۔ پھر آپ نے روزوں پر بھی بحث کی۔ اور بتایا کہ روزوں میں بھی اسلام نے اس حکمت کو مدنظر رکھا ہے۔ اور روزہ رکھنے والا خود بھی اس کا اندازہ کر سکتا ہے کہ روزہ سے جسم کی ٹریننگ کے ساتھ ساتھ روح کی ٹریننگ بھی ہوتی ہے۔

آپ کی تقریر تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ بہت سے دوستوں نے سوالات کئے۔ تبادلۂ خیالات کا سلسلہ تقریباً ۱½ گھنٹہ تک جاری رہا۔

ایک جلسہ ایمسٹرڈم میں کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے اسلامی عقائد کے موضوع پر پون گھنٹہ تک تقریر کی۔ خاکسار نے اسلامی عقائد کا مقابلہ عیسائی عقائد سے کیا۔ اور بتلایا کہ عیسائیت ابتدائی زمانہ کے لئے تھی۔ اب جب نسل انسانی ترقی کرتے کرتے دماغی لحاظ سے اپنی تکمیل کو پہنچ چکی ہے وہ تعلیم فائدہ مند نہیں ہو سکتی اس لئے اب اسلام کی تعلیم ہی ہماری راہ نمائی کر سکتی ہے۔ تقریر کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک تبادلۂ خیالات ہوتا رہا ؎

ارنہم۔ آرنہم میں کچھ لوگ اسلام میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس لئے وہاں بھی جلسوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں دو جلسے اس مقام پر بھی کئے گئے۔ اللہ کے فضل سے دلچسپی لینے والوں کا دائرہ آہستہ آہستہ وسیع ہو رہا ہے۔ خاکسار نے اسلامی تعلیم کی خوبیوں پر مفصل بحث کی۔ جسے حاضرین نے نہایت دلچسپی سے سنا۔ جس کا اندازہ سوالات و جوابات کے سلسلہ میں ہوتا رہا۔ ہر دفعہ ڈیڑھ پونے دو گھنٹہ تک سلسلہ جاری رہا ؎

(باقی)

سالانہ اجتماع — اور — ورزشی مقابلے

کھیلوں میں شامل ہونیوالوں کے نام ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء تک مرکز میں پہنچ جائیں

سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے ہوں گے۔

(۱) اجتماعی۔ کبڈی، فٹ بال۔ والی بال

(۲) انفرادی۔ ۱۰۰ گز۔ ۲۲۰ گز۔ ۴۴۰ گز اور ایک میل کی دوڑیں۔ لمبی اور اونچی چھلانگیں۔ گولہ پھینکنا۔ کلائی پکڑنا

(۳) ذہنی۔ ذہانت کا پرچہ۔ شمولیت کے لئے نام بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کو بھی خاص طور پر مدنظر رکھا جائے۔

(ا) مختلف کھیلوں میں حصہ لینے والوں کے نام ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ کسی ٹیم کو جس کی اطلاع ۲۰ اکتوبر کے بعد آئے گی شامل نہیں کیا جائے گا۔ سوائے نائب صدر کی خاص اجازت کے۔

(ب) کھیلوں میں صرف سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے اراکین خدام الاحمدیہ ہی حصہ لے سکیں گے

(ج) ہر مجلس ایک مقابلہ میں صرف ایک ٹیم بھیج سکتی ہے۔

(د) جس مجلس کی طرف سے کوئی ٹیم حصہ لے رہی ہو۔ اس کا کوئی کھلاڑی کسی دوسری مجلس کی ٹیم میں شامل نہیں ہو سکے گا ؎

(ہ) ورزش اجتماعی کے لئے بنیان ار کینوس شوز ضروری ہیں ؎

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انسان کی رہنمائی کے تین ذرائع

مشاہدہ — عقل — القاء

(از مکرم نصیر الدین احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی واقف زندگی)

انسان کی رہنمائی کے تین ذرائع ہیں۔
(۱) مشاہدہ (۲) عقل (۳) القاء۔

مشاہدات۔ محسوسات اور تجربات کا مرتب اور منظم نظام "سائنس کہلاتا ہے۔ عقلی نتائج کے مرتب اور منظم نظام کا نام فلسفہ ہے۔ اور القاء انسان کو غیبی راہنمائی کی اعلیٰ منزل یعنی الہام سے روشناس کر سکتا ہے۔

سائنس کا تعلق ان امور سے ہے۔ جو انسانی حواس۔ مشاہدات اور تجربات سے بلاواسطہ متعلق ہے۔ گو محسوسات اور مشاہدات کے ساتھ عقل کی راہنمائی بھی شامل ہوتی ہے۔ لیکن جو امور محسوسات اور مشاہدات سے باہر ہوں۔ جب ان کے بارہ میں انسان غور و فکر کرتا ہے۔ تو عقل کی حیثیت واضح اور اس کا اثر نمایاں ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان امور میں عقل ایسی حالت میں رہنمائی کر رہی ہوتی ہے۔ کہ مشاہدہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتا۔ ایسی ہی راہنمائی کا دوسرا نام "فلسفہ" ہے۔ یہ امر بدیہی ہے۔ کہ "مشاہدہ" عقل کی مدد کے بغیر انسان کی کسی قسم کی راہنمائی نہیں کر سکتا۔ اس کے برعکس عقل مشاہدہ کے بغیر رہنمائی کر سکتی ہے۔ گو مشاہدات اور محسوسات بھی اس کے پس منظر میں رہتے ہیں۔ پس فلسفہ کا دائرہ سائنس سے وسیع ہے۔

عقل کی دوڑ بھی ایک خاص حد تک پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔ اور ایک اور چیز نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ جس کی راہنمائی گو مشاہدہ اور عقل کے ساتھ بھی شامل ہوتی ہے۔ لیکن اس کی حیثیت کی وضاحت اسی وقت ہوتی ہے۔ جب مشاہدہ اور عقل دونوں جواب دے چکتے ہیں۔ یہ ایک قسم کی غیبی رہنمائی ہوتی ہے۔ جس کے وجود کو انسان ہر زمانہ میں تسلیم کرنے پر مجبور رہا ہے۔ اس کا نام القاء یا Intuition ہے۔ اسی القاء کی ارتقائی منازل انسان کو ہمیشہ سے "الہام" سے روشناس کرتی رہی ہے۔ یعنی جب انسان اپنے مشاہدہ عقل اور القاء کی رہنمائی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان تینوں کے "اصل منبع" یعنی خالق حقیقی کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اور اس سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو مشاہدہ اور عقل کی حدود طے کرنے کے بعد القاء کے اعلیٰ مدارج اسے ایک اور اعلیٰ قسم کی رہنمائی یعنی الہام کی حد تک پہنچا دیتے ہیں۔ پس .... القاء کا دائرہ عقل کے دائرہ سے وسیع ہے۔ اور الہام کا دائرہ وسیع تر ہے۔ الغرض سائنس کی راہنمائی کا دائرہ سب سے زیادہ محدود ہے۔ اور جوں جوں انسان کی راہنمائی فلسفہ سے القاء اور پھر الہام کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا دائرہ پہلے سے وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

یہاں یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ مذہب جو اپنی اصطلاح کے لحاظ سے الہام کی نمائندگی کرتا ہے۔ عقل اور مشاہدہ کے منافی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ عقل اور مشاہدہ اس کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ہاں القاء کی حدود سے آگے بڑھنے کی کوشش کے بغیر اگر کوئی عقل کے چکر میں رہ کر ہی مذہب کو غلط رنگ میں پیش کرے۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہوگا۔ اسی طرح جو معلومات انسان کو القاء کے اگلے مدارج طے کرنے کے بعد ملتی ہوں۔ یا محسوس ہو سکتی ہوں۔ (مثلاً خدا اور ملائکہ کا وجود اور ان کی صفات) ان کے بارہ میں مشاہدہ اور عقل کے دائروں میں ہی گھوڑے دوڑا کے تھک کر بیٹھ جانا انسان کی عین کوتاہی ہوگی۔ گو خود عقل کی تعریف کرنا یا اسکی ماہیت کی تعیین کرنا انسانی استطاعت سے باہر ہے۔ لیکن پھر بھی جب تک عقل کی رہنمائی کا اثر نمایاں رہتا ہے۔ اس وقت تک انسان کو اطمینان رہتا ہے۔ کہ اس کی رہنمائی ایک ایسی چیز کر رہی ہے۔ جس کا ورود اس کے دماغ سے ہو رہا ہے۔ لیکن جب عقل جواب دے چکتی ہے۔ اور القاء واضح اور نمایاں طور پر رہنمائی کرنے لگتا ہے۔ تو انسان کو طبعاً یہ معلوم کرنے کے لئے جستجو ہوتی ہے۔ کہ یہ القاء جو غیب سے وارد ہوتا ہے۔ آخر کیا ہے۔ اور کہاں سے آتا ہے؟

یہاں تک تو ہر مفکر پہنچ جاتا ہے۔ لیکن اس کے بعد یا تو وہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس سے اوپر رہنمائی کا کوئی اعلیٰ مقام ہو ہی نہیں سکتا۔ یا وہ اس کا قائل تو ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے بارہ میں جستجو کو لاحاصل سمجھ کر چھوڑ دیتا ہے۔ حالانکہ یہاں سے ہی اصل جستجو شروع ہوتی ہے۔

جہاں تک القاء کا تعلق ہے۔ یہ انسانوں اور غیر انسانوں میں عام ہے۔ (بلکہ جانداروں اور غیر جانداروں میں بھی عام ہے) اور قرآن پاک کی اصطلاح میں اسی کو وحی اور الہام کے ابتدائی مدارج میں سے بتایا گیا ہے۔ ایک مرغی جب انڈے دیتی ہے۔ تو اسے خود بخود معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اب اس نے انڈے کس طرح سینے ہیں۔ اور پھر بچوں کی پرورش کس طرح کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی القاء اور وحی کی نعمت کو یاد دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ دیکھو۔ شہد کی مکھی جب پیدائش کے بعد چھتے سے باہر نکلتی ہے۔ تو اسے کوئی بتانے والا نہیں ہوتا۔ کہ اسے کیا کرنا ہے۔ لیکن وحی اس کی رہنمائی کرتی ہے۔ اور بتاتی ہے کہ مختلف قسم کے پھلوں اور پھولوں سے شہد کے لئے ذخیرہ کرے۔ (اوحینا الی النحل ..... الخ)

پس انسان جس کام کی طرف بھی توجہ کرتا ہے۔ مشاہدہ اور عقل اور القاء ایک ساتھ ہی اس کی رہنمائی کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی یہ نعمت تمام انسانوں پر حاوی ہے۔ خواہ کوئی ان کی افادیت اور ان کے خالق حقیقی کے وجود کا قائل ہو یا نہ ہو۔ انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرًا و اما کفورًا۔ لیکن اگر انسان ان سے رہنمائی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے مبداء اور منبع کی تلاش کے لئے بھی کوشش کرتا ہے۔ تو اس کو وحی اور الہام کے ابتدائی اور اعلیٰ مدارج کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ روشنی واضح اور یقین سے لبریز راستے نظر آنے لگتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح عقل کے اعلیٰ معیار کے ساتھ مشاہدہ کا معیار بھی بلند ہو جاتا ہے۔ اسی طرح القاء کے اعلیٰ مدارج میں عقل اور مشاہدہ دونوں کا معیار بلند ہو جاتا ہے۔ پس جن کو الہام کی دولت (بالواسطہ یا بلاواسطہ) ہاتھ لگ جاتی ہے۔ ان کو دوسروں کی نسبت غور و فکر کے نتیجہ میں زیادہ حتمی اور یقینی نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ گویا ایک طرف تو ان کو مشاہدہ عقل اور القاء کے اصل منبع کی طرف رہنمائی ہو جاتی ہے۔ اور دوسری طرف دنیاوی امور میں بھی ان کو یقینی مگر ضلالت سے خالی نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن مجید فرماتا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا یعنی جو ہماری تلاش میں نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ اور دنیاوی کوششیں بھی ہم میں ہو کر (فینا) اور ہماری اتباع میں کرتے ہیں۔ انہیں ہر قسم کی کامیابیاں ہماری طرف سے عطا کی جاتی ہیں۔ اور انہیں انسانی نہیں بلکہ خدائی راستے (سبلنا) دکھائی دینے لگتے ہیں۔

ضروری اعلان

پاکستان کے باہر ایک علاقے میں پاکستانی ٹیچروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ نہایت معقول اس کے علاوہ پراویڈنٹ فنڈ پنشن اور رخصتیں بڑے فراخ پیمانہ پر۔ درخواست کنندگان ایم۔ اے یا بی۔ اے بی ٹی جن کا انگریزی زبان کا علم خاصہ ہو۔ اور اچھی طرح سے لکھ بول سکتے ہوں۔ محض بی۔ اے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ انگریزی کی قابلیت خاطر خواہ ہو۔ درخواستیں ۷ اکتوبر ۱۹۵۲ء تک بنام کا خانہ خالی چھوڑ کر پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ آنی چاہئیں۔ کافی تعداد درخواستوں کی صورت میں اس امر کی بھی حتی الوسع کوشش کی جاوے گی۔ کہ انٹرویو ربوہ میں ہو جائے۔ تاکہ بصورت منظوری کرایہ رفت بھی مل جائے۔ احمدی نوجوانوں کے لئے بڑا عمدہ موقع ہے۔ یہ یاد رہے کہ شرح تنخواہ پاکستان کی نسبت اڑھائی سہ گنا تک ہوگی۔ اور دیگر فوائد اس کے علاوہ

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

اعلان دار القضاء

میاں مولا بخش صاحب درویش قادیان میں وفات پا گئے ہیں۔ ان کے لڑکے میاں عبد الرحمٰن صاحب ساکن اڈا مانگٹ نوالہ ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے۔ کہ والد صاحب مرحوم کی ایک رقم (-/۷/۵۰) ۳۱ روپے صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع ہے۔ بموجب مرحوم کی وصیت کے یہ رقم ہمیں دی جائے۔ اسی طرح اگر کسی صاحب کو مرحوم سے کوئی رقم لینی ہو۔ یا مرحوم کو دینی ہو۔ تو وہ اطلاع دے کر حساب بیباق کر لے۔ اور یہ کہ مرحوم کے وارث صرف چار لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ پس اگر کسی وارث کو اس پر اعتراض ہو۔ یا مرحوم کے ذمہ کسی کا قرض ہو۔ تو وہ ایک ماہ تک اطلاع دے دیں۔ ورنہ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ربوہ پاکستان)

سنگساز کی ضرورت

ضیاء الاسلام پریس ربوہ کے لئے ایک اچھے سنگساز کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

(جلال الدین شمس انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

عہدیداران توجہ فرمائیں

جماعتوں کی طرف سے اکثر خطوط بوجہ کمی ٹکٹ ڈاک خانہ سے بیرنگ ہو جاتے ہیں۔ جن کا دگنا محصول دینا پڑتا ہے۔ اس لئے تمام عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جب وہ خطوط وغیرہ پوسٹ کیا کریں۔ تو اس کے وزن کے مطابق ٹکٹیں لگایا کریں۔ تاکہ خطوط بیرنگ نہ ہوں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعاء

خاکسار کے خلاف محکمانہ تحقیقات جاری ہے۔ ابھی تک مجھے الزامات کی تفصیل نہیں دی گئی۔ احباب سے دعائیں جاری رکھنے کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ خاکسار محمد اسماعیل تعلیپوری ۱۶۶/۳ ایبے سینیا لائنز کراچی۔

ایٹمی طاقت اور دنیا کی خوشحالی

کئی ذمہ دار لوگ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ ایٹمی پاور اسٹیشنوں کا قیام کوئی دور کی بات نہیں۔ اب تو اس بات کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ قریب مستقبل میں ان کا قیام عمل میں لایا جائے ایٹمی پاور اسٹیشن ایک ایسا اسٹیشن ہے۔ جو کوئلہ یا کسی اور ایندھن کے ذریعہ نہیں بلکہ ایٹمی قوت کی مدد سے بجلی پیدا کرتا ہے۔ برطانیہ کی الیکٹریسٹی اتھارٹی نے جو باشندگان برطانیہ کو بجلی سپلائی کرتی ہے۔ پہلے ہی سے اس مقصد کے لئے اپنا ایک انجینئر مقرر کر دیا ہے۔ اور ایٹمی طاقت کا نیا ایک شعبہ قائم کر دیا ہے۔ امید ہے کہ اگلے چھ سال کے اندر برطانیہ میں ترقی یافتہ ایٹمی پاور اسٹیشنوں کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

دنیا نے اب یہ محسوس کرنا شروع کر دیا ہے کہ ایٹمی توانائی ان کے ملک کے مستقبل کی تعمیر میں ایک اہم پارٹ ادا کرے گی۔ یہ توانائی دنیا اور خاص کر پسماندہ اور نیم ترقی یافتہ ممالک کو بہت فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ ہائیڈروجن بم نے انسانی نسل کے لئے خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ مگر ایٹمی قوت اسے امید بھی دلاتی ہے۔

بہت سے لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ اگر ہم دنیا میں ایک دیرپا امن کے متمنی ہیں۔ تو یہ ضروری ہے کہ عوام کا اور خاص کر کم ترقی یافتہ ممالک کے عوام کا معیار زیست بلند کیا جائے۔ اگر ہم اس مقصد کو جلد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ ضروری ہے کہ بجلی کی سپلائی میں اضافہ کیا جائے اور اسے نئے علاقوں تک پہنچایا جائے۔ یہ چیز ثابت ہو چکی ہے کہ معیار زیست کا بجلی کی سپلائی سے گہرا تعلق ہے۔ بجلی خوشحالی کے دروازے کی کنجی ہے

کوئلہ کی سپلائی

ماضی میں بجلی پیدا کرنے کا بڑا طریقہ کوئلہ یا تیل کا استعمال تھا۔ چنانچہ برطانیہ جیسا ملک جس کے پاس کوئلہ کافی تھا۔ پاور اسٹیشنوں کا جال بچھانے اور اپنی صنعتوں کو اور ترقی دینے میں کامیاب ہو گیا لیکن برطانیہ میں ہر سال گھروں اور فیکٹریوں کے لئے زیادہ بجلی کی ضرورت ہے۔ لیکن برطانوی کانوں میں کوئلہ کی مقدار محدود ہے۔ اور ایک روز ان کانوں میں سے کوئلہ بالکل ختم ہو جائیگا چنانچہ اہل برطانیہ جانتے ہیں کہ اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے انہیں بجلی پیدا کرنے کا کوئی نیا طریقہ تلاش کرنا پڑے گا۔ باشندگان برطانیہ یہ بھی جانتے ہیں کہ دنیا کے عوام کا معیار زندگی اونچا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ بجلی کی سپلائی کرنے میں بہت زیادہ اضافہ کیا جائے۔ لیکن

اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دنیا میں کوئلہ یا تیل کافی نہیں ہے۔ برطانیہ۔ امریکہ اور روس معاشی طور پر طاقتور ہیں۔ لیکن ان ممالک میں بھی اگلے ایک سو سال کے اندر اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی کوئلہ نہیں ہو گا۔ اگر دنیا کے کم ترقی یافتہ ممالک کو امداد دی جاتی ہے۔ تو یہ ضروری ہے کہ بجلی پیدا کرنے کا کوئی اور طریقہ ڈھونڈا جائے۔

ایٹمی توانائی سے بجلی پیدا کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ایٹمی پاور اسٹیشنوں کے لئے دنیا میں خام اشیاء کافی ہیں۔ اور اس ایندھن کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اسے کوئلہ کے مقابلہ میں زیادہ آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ اور خاص کر کم ترقی یافتہ ممالک کو جن کے پاس اپنا کوئلہ نہیں ہے بھیجا جا سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایٹمی پاور اسٹیشن جنگل یا ریگستان میں بھی قائم کئے جا سکتے ہیں۔

سب سے بڑا مسئلہ ایٹمی اسٹیشنوں کے لئے ضروری ساز و سامان کا بنایا جانا ہے۔ اس کام کے لئے بہت زیادہ فنی قابلیت کی ضرورت ہے دوسرے اس پر خرچ بھی بہت ہو گا۔ اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ کام صرف وہ ممالک سر انجام دے سکتے ہیں۔ جو صنعتی اعتبار سے ترقی یافتہ ہیں۔ برطانیہ نے اس سلسلہ میں اپنی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ دوسری جنگ عظیم سے پہلے ہی برطانوی سائنسدانوں نے ایٹمی توانائی کے پُرامن استعمال کے طریقے تلاش کرنے شروع کر دیئے تھے۔ جنگ کی وجہ سے یہ کام رک گیا تھا۔ لیکن اس کے فوراً بعد یہ کام از سرِ نو شروع کر دیا گیا۔ اور یہ نظر آتا ہے۔ کہ برطانیہ اس کام میں کافی آگے بڑھ چکا ہے۔ لہذا یہ امید رکھنی چاہیئے کہ مستقبل میں برطانیہ دوسرے ممالک کو ایٹمی اسٹیشنوں کے لئے ضروری ساز و سامان بھیجکر ان کی مدد کر سکے گا۔

برطانیہ اور امریکہ کے رہنما پہلے ہی سے یہ سوچ رہے ہیں کہ دنیا کے کم ترقی یافتہ ممالک کی امداد کے سلسلہ میں ایٹمی توانائی کا استعمال کن طریقوں سے کیا جائے۔ گذشتہ سال صدر آئزن ہاور نے بین الاقوامی بنیاد پر ایٹمی اشیاء کے استعمال کی ایک اسکیم پیش کی تھی۔ جس کا برطانیہ نے پُرجوش خیر مقدم کیا تھا۔ سوویٹ روس نے ابھی تک اس اسکیم میں شامل ہونے کیلئے اپنی رضامندی کا اظہار نہیں کیا ہے صدر آئزن ہاور اور سر ونسٹن چرچل نے حال ہی میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ سوویٹ روس جس وقت چاہے اس اسکیم میں شامل ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ دوسرے ممالک کے ساتھ مل کر اس اسکیم کو جامہ عمل پہنانے کا کام شروع کر دینگے یہ ایک ایسی اسکیم ہے۔ جس کے ساتھ دنیا کی امید وابستہ ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کا اجلاس!

۱۲ ستمبر ۱۹۵۴ء پانچ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کا ایک اہم اجلاس مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہند نے انجام دیئے

تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے خدام الاحمدیہ کوئٹہ کی گذشتہ ایک سال کی کارگذاری کا مختصر سا نقشہ پیش کیا۔ اس کے بعد ان خدام کے اسماء کا اعلان کیا گیا۔ جنہوں نے مجلسی نظام کے ماتحت قابل قدر کام کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے خدام کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے متعلق توجہ دلائی کہ "فالتو اوقات میں زائد آمد پیدا کرو۔" نیز خدام کو بتایا کہ بفضل خدا امیر صاحب مقامی کی امداد اور توجہ سے خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے ایک لیبارٹری قائم کی ہے جس میں مندرجہ ذیل اشیاء تیار کرنے کے لئے ضروری سامان مہیا کیا جا چکا ہے۔

(۱) عرق کشید کرنا (۲) صابن سازی (۳) سرمہ پیسنا اور شیشیوں میں پیک کرنا (۴) ہیئر آئیل اور وینیلین بنانا (۵) تختیاں بنانا۔ اور تمام خدام کو بتایا گیا کہ ان میں سے بعض چیزوں کا تجربہ کیا جا چکا ہے سو کام باقاعدہ ہو رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس لئے خدام کو چاہیئے۔ کہ اب اپنے پیارے امام کی اس نہائیت مبارک تحریک پر لبیک کہتے ہوئے۔ اس لیبارٹری کو کامیاب بنائیں اپنی صدارتی تقریر میں مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے خدام کو تلقین فرمائی۔ کہ وہ سلسلہ کے کاموں میں شوق سے حصہ لیا کریں۔ اور خدمت دین کو فضل الٰہی جانیں۔ اور پابندی وقت کو اس رنگ میں اختیار کریں۔ کہ دوسرے لوگوں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ بلوچستان)

لجنات اماء اللہ کے لئے خدمت خلق کا بہترین موقعہ

مشرقی بنگال میں جو سیلاب آیا ہے۔ اسکی تفصیلات کا ہر بہن کو علم ہو چکا ہے۔ لاکھوں مرد عورتیں اور بچے بے گھر ہو گئے ہیں فصلیں تباہ ہو گئی ہیں لوگ سخت تکلیف کی زندگی گذار رہے ہیں۔ اس سے بہتر خدمت خلق کا موقعہ کیا ہو سکتا ہے کہ ہم ان کی مدد کریں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی خطبہ جمعہ میں مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کے لئے چندہ جمع کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ چندہ جلد سے جلد جمع کیا جائے۔ جو کچھ ہے نقد دے دیں۔ وعدہ کا وقت نہیں۔ پس تمام لجنات اماء اللہ اپنے اپنے مقام پر فوری طور پر چندہ جمع کر کے افسر صاحب صیغہ امانت کو بھجوائیں۔ تاکہ لجنات اماء اللہ مغربی پاکستان کی طرف سے مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے رقم بھجوائی جا سکے فوری عمل کا وقت ہے۔ ہرگز سستی نہ کریں اور جلد سے جلد چندہ بھجوائیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے پیارے والد بزرگوار میر عطاء اللہ خان صاحب مالک فرحت گاہ ہوٹل لنڈا کٹر احمد خان صاحب مرحوم چودھوپوری ۱۸ اگست بروز بدھ بعد دوپہر ساڑھے تین بجے اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ مرحوم ڈیڑھ سال سے بیمار تھے درمیان میں کچھ افاقہ ہو گیا تھا لیکن پھر دوبارہ طبیعت خراب ہو گئی۔ تمام بہن بھائیوں سے التجا ہے کہ وہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ مرحوم اپنے پیچھے ایک لڑکا اور چار لڑکیاں اور ایک بیوہ چھوڑ گئے ہیں۔ احباب ان کے لئے بھی دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ حامی و ناصر ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ (راقمہ ارشد بنت میر عطاء اللہ خان صاحب مرحوم)

جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں تھرڈ ایئر کا داخلہ ۱۵ ستمبر سے شروع ہے۔ اور دس روز تک جاری رہے گا۔ داخلہ کے فارم کے ساتھ پروویژنل سرٹیفکیٹ اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ کا ہونا ضروری ہے۔ انٹرویو ۲۶ اور ۲۷ ستمبر کو ہوگا۔

پراسپکٹس اور داخلہ کے فارم دفتر کالج سے طلب فرمائیں۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

سٹرلنگ کی آزادانہ لین دین کا سردست کوئی امکان نہیں

لندن ۲۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ عالمی بنک اور مالیاتی فنڈ کے نمائندوں کے مابین جو مذاکرات شروع ہونے والے ہیں۔ وہ سٹرلنگ کی آزادانہ لین دین کی بات چیت کے مترادف نہیں ہونگے اس موقعہ پر صرف غیر رسمی تبادلۂ خیالات اور معلوماتی بات چیت ہوگی۔ جس سے حالات میں کوئی تبدیلی پیدا ہونے کا امکان نہیں ہے۔

واشنگٹن ٹائمز کا وقائع نگار واشنگٹن سے رقمطراز ہے کہ امریکی حکام کے خیال میں آزادانہ لین دین کی بڑی تحریک شروع ہونے کا امکان گزشتہ موسم بہار کی نسبت اب زیادہ دور ہے ان کا اب بھی یہ خیال ہے کہ اگلے موسم بہار تک آزادانہ لین دین شروع کی جا سکتی ہے مگر اب برطانی حکام بہت محتاط ہو گئے ہیں اور امریکہ میں زیادہ خوش امیدی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

ان عہدیداروں نے برطانی وزیر خزانہ مسٹر بٹلر کے اس بیان کو خاص طور پر نوٹ کیا ہے۔ کہ بین الاقوامی تجارت کو آزاد کرنا بہت اہم ہے، مگر امریکہ بدستور اپنے اس موقف پر قائم ہے کہ آزادانہ لین دین کے لئے سب سے اہم شرط امریکی کاروباری سرگرمیوں میں اضافہ ہے جیسا کہ "واشنگٹن ٹائمز" کے وقائع نگار نے لکھا ہے کہ موضع اضافے کی تحریک اسٹرلنگ کو وہ موقع بہم پہنچا دیگی۔ جس کا وہ انتظار کر رہے ہیں۔

جہاں تک تجارتی آزادی کا تعلق ہے امریکی ماہرین کو یقین ہے کہ اگر دولت مشترکہ کے دیگر ممالک میں بھی مناسب استحکامی فنڈ جمع ہو گیا۔ تو مسٹر بٹلر صرف اس یقین دہانی کو کافی تصور کریں گے۔ کہ امریکہ کی آئندہ تجارتی پالیسی کا رجحان پابندیاں عائد کرنے کی جانب نہیں ہوگا۔

راجہ غضنفر علی ملکی سیاسیات میں حصہ لیں گے

بمبئی ۲۲ ستمبر۔ بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں آئندہ ماہ کے آغاز میں موجودہ عہدہ سے سبکدوش ہو کر پاکستان کی سیاست میں حصہ لیں گے۔ انہوں نے یہاں بتایا کہ مستعفی ہونے کا فیصلہ انہوں نے نئی دہلی سے یورپ روانہ ہونے سے قبل کر لیا تھا۔

لیکن مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان کی درخواست پر انہوں نے ستمبر تک کام کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا چنانچہ معینہ مدت ختم ہونے پر اب وہ سبکدوش ہو رہے ہیں۔ راجہ غضنفر علی نے سیاسی موضوع پر گفتگو کرنے سے گریز کیا۔ اور کہا کہ اس مقصد کے لئے ابھی بہت مواقع ہیں۔ انہوں نے بمبئی کے گورنر گرجا شنکر باجپائی اور وزیر اعلیٰ مرارجی ڈیسائی سے ملاقات کی۔

ہو ایک المناک نقصان قرار دیا ہے۔ اور اس بزدلانہ کارروائی پر رنج و غم کا اظہار کیا ہے

امریکہ میں نئے روسی ایٹمی تجربے کے سیاسی اور جنگی اثرات

واشنگٹن ۲۲ ستمبر۔ تاس ایجنسی کے اس اعلان کے بعد کہ روس میں نئے ایٹمی حربہ کا تجربہ کیا گیا ہے۔ امریکہ کے متعلقہ حلقوں میں یہ سوال کیا جا رہا ہے کہ مذکورہ بالا روسی حربہ ایٹمی تھا۔ یا ہائیڈروجن بم؟ اور اس واقعہ کی سیاسی اہمیت کیا ہے؟ سوال کے جزو اول کا جواب تو ماہرین ہی دے سکیں گے۔

جہاں تک سوال کے جزو دوم کا تعلق ہے روسی اعلان میں ایک قسم کے حربے کا ذکر ہے۔ حکومت ماسکو غالباً امریکہ کے اس اعلان کا جواب دینا چاہتی تھی۔ جو ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کے بارے میں پچھلے دنوں شائع ہوا تھا۔ اسی کے ساتھ یہ اظہار بھی اسکو مقصود تھا۔ کہ روس کے اسلحہ خانہ میں ایٹمی اسلحہ کی فراوانی ہے۔ اس واقعہ کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ روس نے نئے حربے کی خبر اس وقت شائع کی۔ جب امریکہ ایٹمی طاقت کو پرامن مقاصد کے لئے کام میں لانے پر زور دے رہا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا روس یہ کہکر امریکہ کو خوفزدہ کرنا چاہتا تھا۔ کہ ایٹمی طاقت جنگ کے سوا دوسرے مقاصد کے لئے بھی کام میں لائی جا سکتی ہے۔ اور اس طرح اس اثر کو زائل کرنا مطلوب تھا۔ جو امریکہ نے ایٹمی طاقت کو امن پسندانہ اغراض کے لئے کام میں لانے کے اعلان سے پیدا کر دیا تھا۔

اس سلسلہ میں دو اور نظریوں پر بھی گفتگو کی جا رہی ہے (۱) روس نے اپنی طاقت کا اظہار اس وقت کیا۔ جب یورپ کی فوجی یکجہتی کے سوال پر پہلے سے زیادہ سنجیدگی کے ساتھ غور ہو رہا تھا۔ (۲) سیکرٹری آف سٹیٹ امریکہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس کے اس اعلان کے بعد کہ امریکہ جارحانہ اقدامات کے خلاف زبردست اقدامات کرے گا۔ حکومت روس باشندگان روس میں مزید اعتماد پیدا کرنا اور اپنے چینی حلیفوں کا حوصلہ بڑھانا چاہتی ہے۔

۹ طاقتی کانفرنس میں امریکہ بھی شامل ہوگا

واشنگٹن ۲۲ ستمبر۔ امریکہ کو لندن میں ہونے والی ۹۔ طاقتی کانفرنس میں شرکت کی باقاعدہ دعوت موصول ہوئی ہے۔ جسے حکومت امریکہ نے منظور کر لیا ہے۔ ۹۔ طاقتی کانفرنس ۲۸ ستمبر کو شروع ہو رہی ہے۔ اس کا اعلان کرتے ہوئے محکمہ خارجہ کے افسر صحافت مسٹر لنکن وہائٹ نے کہا کہ محکمہ خارجہ کو دعوت قبول کر کے خوشی ہوئی ہے۔ وزیر خارجہ امریکہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس ۲۵ ستمبر کو واشنگٹن سے لندن روانہ ہونگے اس سے پہلے وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے۔ خیال ہے کہ ان کی تقریر اسی ہفتہ کو ہوگی۔

لاؤس کے وزیر دفاع کا قتل

امریکہ بہت بڑا نقصان تصور کرتا ہے

واشنگٹن ۲۱ ستمبر۔ امریکہ کے محکمہ خارجہ نے لاؤس کے وزیر دفاع دار اونگ کے قتل کو

حضرت امیر المومنین کا مبارک ارشاد

"اپنے ہاتھوں سے کچھ زائد کام کریں اور اس کی آمد اشاعت اسلام میں دیں"۔ اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ہماری اردو کتابیں، پیارے خدا کی پیاری باتیں اور پیارے رسول کی پیاری باتیں،... ۵ احادیث وغیرہ، اردو و انگریزی کتابیں "اسلامی اصول کی فلاسفی" "رسول کریم کے بے نظیر کارنامے" وغیرہ منگوائیں۔ ہم نصف قیمت میں پہنچا دیں گے۔ اس طرح آپ نصف قیمت اشاعت اسلام میں دے سکتے ہیں۔ پاکستانی احباب محاسب صاحب ربوہ کے پاس رقم جمع کرا سکتے ہیں۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

قارئین الفضل اور دیگر احباب سے اپیل

الفضل کے خطبہ نمبر کیلئے کم از کم پانچسو خریدار مہیا فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات جمعہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنے کی غرض سے روزنامہ الفضل کا خطبہ نمبر اب انشاء اللہ باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ خطبہ نمبر کے خریداروں کو پرچہ باقاعدگی سے نہ ملنے کے سلسلے میں جو شکایات تھیں۔ وہ اب نہیں رہیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

علاوہ ازیں ہمارا ارادہ ہے کہ خطبہ نمبر کو زیادہ دلچسپ اور جاذب نظر بنایا جائے اس کی ضخامت بھی آٹھ صفحوں کی بجائے بارہ صفحے کر دی جائے۔ مگر قیمت میں کوئی اضافہ نہ کیا جائے۔

لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ اس نمبر کی اشاعت میں کم از کم پانچ سو خریداروں کا مزید اضافہ ہو جائے۔

لہذا

ہم احباب جماعت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ایک ماہ کے اندر اندر یہ پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ تا کہ ہم خطبہ نمبر مندرجہ بالا صورت میں نکالنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان پرور خطبات کی اشاعت کا دائرہ زیادہ سے زیادہ وسیع ہو سکے۔ خطبہ نمبر کی سالانہ قیمت ۶/-/- روپے ہے۔ (مینیجر الفضل)

کیلنڈر شائع کرنیوالوں کو مشورہ

لاہور۔ ۲۲ ستمبر۔ لاہور میں کیلنڈر چھاپنے والے اشخاص (جو نئے کیلنڈروں کی اشاعت کے لئے آرٹ گلیزڈ کاغذ کی سپلائی میں دلچسپی رکھتے ہوں) کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۳ء تک اپنی درخواستیں واشنگ کنٹرولر لاہور کے پاس ارسال کر دیں۔ درخواست دینے والوں کو چاہیے۔ کہ سابقہ تین برسوں میں کیلنڈر چھاپنے کے متعلق دستاویزی ثبوت بھی پیش کریں۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج اپنے تمام اپریٹس (Apparatus) و دیگر سامانوں کے ساتھ نیز اپنی تمام **روایات** کے ساتھ ربوہ منتقل ہو گیا ہے فرسٹ سیکنڈ۔ تھرڈ اور فورتھ ائیر (آرٹس اور سائنس) کے داخلے ۲۵ ستمبر ۵۴ء سے شروع ہو کر ۳۰ ستمبر تک جاری رہیں گے۔ تمام کلاسز کی پڑھائی ۲ اکتوبر ۵۴ء سے شروع ہو گی۔ وہ طلبہ جنہوں نے نیا داخلہ نہیں لینا۔ یکم اکتوبر کو ربوہ پہنچیں۔ اِس سے پہلے آنے کی ضرورت نہیں۔ اساتذہ صاحبان ۲۵ ستمبر تک تشریف لے آئیں۔ تا داخلہ وغیرہ میں مدد دے سکیں۔ چھ سو سے زائد نمبر لینے والے طلبہ کو پوری ٹیوشن فیس کی رعائیت دی جائے گی۔ مہاجرین کے وظائف اِس کے علاوہ ہیں۔ مستحق طلبہ اپنا حق ہم سے لیں۔ غیر مستحق طلبہ اپنا اور ہمارا وقت ضائع نہ کریں۔

(پرنسپل)